واعظ الجمعہ

مایوسی اور ناامیدی کی مذمت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

مایوسی اور نااُمیدی کی مذمت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

رحمتِ الٰہی سے مایوسی کی مُمانعت

برادرانِ اسلام! اللہ ربّ العالمین کے فضل واِحسان اور رحمت سے خود کو محروم سمجھنا مایوسی اور نااُمیدی ہے، اور مایوسی گناہ ہے، اللہ عزّوجلّ نے قرآنِ کریم میں اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے ہمیشہ پُراُمید رہنے کی تاکید فرمائی ہے، اور مایوس ہونے سے منع فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾[1] "تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو، یقیناً اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے، یقیناً وہی بخشنے والا مہربان ہے"۔

(١) پ ٢٤، الزمر: ٥٣.

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ کریمہ کا شانِ نُزول بیان فرماتے ہیں کہ "مشرکین میں سے چند آدمی سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تو بے شک حق اور سچ ہے، لیکن ہم نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں، بہت سی معصیتوں (نافرمانیوں) میں مبتلا رہے ہیں، کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ مُعاف ہوسکتے ہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی"[1]۔

گمراہی کی علامت

عزیزانِ محترم! رحمتِ الٰہی سے مایوسی گمراہی کی علامت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ﴾[2] "کہا کہ اپنے رب کی رحمت سے کون نااُمید ہو؟ مگر وہی جو گمراہ ہوئے!"۔ "یعنی میں (ابراہیم) اس کی رحمت سے ناامید نہیں؛ کیونکہ رحمت سے نااُمید کافر ہوتے ہیں"[3]۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾[4] "اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو! یقیناًاللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ!"۔

حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "جب آدمی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ میں ہلاک ہوگیا، میرے لیے توبہ نہیں! لہذا وہ اللہ عزّوجلّ کی رحمت سے

---

(١) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۴، الزمر، زیرِ آیت:۵۳، صـ۸۵۸، ۸۵۹۔
(٢) پ ١٤، الحجر: ٥٦.
(٣) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۴، الحجر، زیرِ آیت:۵۶، صـ۴۹۵۔
(٤) پ ١٣، یوسف: ٨٧.

مایوس ہو کر گناہوں میں (مزید) منہمِک ہو جاتا ہے؛ لہذا اللہ تعالی نے لوگوں کو ناامید ہونے سے منع فرمایا"[1]۔

رحمتِ الٰہی کی وُسعت اور کشادگی

حضراتِ گرامی قدر! اللہ تعالی کی رحمت لامحدود ہے، رحمتِ الٰہی کی وُسعت اور کشادگی کا عالَم یہ ہے کہ مسلمان ہو یا کافر، نیک ہو یا بد، سبھی لوگ رحمتِ الٰہی سے مستفید ہوتے ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾[2] "اس نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لکھ لی" لہذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ کبھی رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ ہو۔

مایوسی ہلاکت میں پڑنے کے مترادِف ہے

اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس ہونا گویا خود کو ہلاکت اور بربادی میں ڈالنے کے مترادِف ہے، اور اپنے آپ کو ہلاکت وبربادی میں ڈالنا منع ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾[3] "اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو!"۔ حضرت ابنِ سیرین رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کا مطلب اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا ہے"[4]۔

مایوسی کبیرہ گناہ ہے

عزیزانِ مَن! رحمتِ الٰہی سے مایوسی کبیرہ گناہ ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، کہ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں سوال کیا گیا، کہ کبیرہ

---

(١) انظر: "تفسير البَغَوي" پ ٢، البقرة، تحت الآية: ١٩٥، ١/ ٢٤٠.
(٢) پ ٧، الأنعام: ١٢.
(٣) پ ٢، البقَرة: ١٩٥.
(٤) انظر: "تفسير البَغَوي" پ ٢، البقرة، تحت الآية: ١٩٥، ١/ ٢٤٠.

گناہ کونسے ہیں؟ نورِ رحمت کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «الشِّرْكُ بِالله، وَالْإِيَاسُ مِنْ رَوْحِ الله، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ الله، وَهَذَا أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ»[1] "(۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، (۲) اس کی رحمت سے مایوس ہونا (۳) اور اس کی خفیہ تدبیر سے بے خوف رہنا، اور یہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے"۔

رحمتِ الٰہی سے مایوسی بعض صورتوں میں کفر ہے

میرے محترم بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس اور ناامید ہو کر گناہوں میں مشغول ہو جانا، ناجائز، حرام اور بعض صورتوں میں کفر ہے، لہذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو۔ "بعض اَوقات مختلف آفات، دُنیاوی مُعاملات یا بیماری کے مُعالجات واِخراجات وغیرہ کے باعث آدمی ہمت ہار کر مایوس ہو جاتا ہے، اِس طرح کی مایوسی کُفر نہیں۔ رحمت سے مایوسی کے کفر ہونے کی صورتیں یہ ہیں کہ (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کو قادِر نہ جانے، (۲) یا اللہ تعالی کو عالِم نہ سمجھے، (۳) یا اللہ تعالی کو بخیل جانے"[2]۔

رحمتِ الٰہی سے امید کی فضلیت

رحمتِ الٰہی سے اُمید رکھنا اپنی بخشش ومغفرت کا بہترین ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ

---

(۱) "تفسير ابن أبي حاتم" الخبر الذي فيه ذكر ...إلخ، ر: ۵۲۰۱، ۳/ ۹۳۱.

(۲) انظر: "التفسير الكبير" پ ۱۲، يوسف، تحت الآية: ۸۷، ۶/ ۵۰۱.

اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلاَ أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئاً، لأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً»[1]

"اللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا کہ اے انسان! جب تک تُو مجھ سے دعا کرتا اور اُمید رکھتا رہے گا، میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا، چاہے تیرے گناہ کتنے ہی ہوں، اور مجھے اس بات میں کوئی پروا نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں، پھر تُو بخشش مانگے تو میں بخش دُوں گا، اور مجھے اس بات میں کوئی پروا نہیں۔ اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ میرے پاس لے کر آئے، لیکن تُو نے شرک نہ کیا ہو تب بھی میں تیرے سارے گناہ بخش دُوں گا"۔

مایوسی وناامیدی کے چند اسباب

انسان مایوس اور نااُمید کیوں ہوتا ہے؟ اس کے متعدّد اسباب ہیں جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(ا) رحمتِ الٰہی کی وُسعت سے لاعلمی

حضراتِ ذی وقار! اللہ تعالی کی وُسعتِ رحمت بے پایاں اور لامحدود ہے، اس کی رِدائے رحمت کُل جہان کو اپنے اِحاطے میں لیے ہوئے ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿رَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ﴾[2] "میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے"، اور ہر نیک اور بد کو پہنچتی ہے، اس کے باوُجود بعض لوگ مَصائب وآلام کے وقت اپنی جَہالت ولاعلمی کے باعث، رحمتِ الٰہی سے مایوس اور نااُمید ہو جاتے ہیں، اور بات

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الدعوات، ر: ٣٥٤٠، صـ٨٠٧.

(٢) پ ٩، الأعراف: ١٥٦.

کسی طَور پر بھی دُرست نہیں، ہر مصیبت زدہ انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالی کی وُسعتِ رحمت پر کامل یقین رکھے، اور امید کا دامن ہرگز نہ چھوڑے!۔

(۲) خوف میں غُلو واِفراط

بعض لوگوں پر احساسِ گناہ کا اس قدر غلبہ ہو جاتا ہے، کہ وہ عذاب کے خوف میں غُلو واِفراط کا شکار ہوکر، رحمتِ الٰہی سے مایوس اور نا امید ہو جاتے ہیں، اور اپنے گناہوں کی سنگینی کی بنا پر سمجھتے ہیں، کہ ان کے لیے بخشش کے دروازے بند ہو چکے ہیں، ایسا خوف جو رحمتِ الٰہی سے مایوس اور نااُمید کردے شرعًا مذموم ہے، انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ پُراُمید رہے، اور رحمتِ الٰہی سے کبھی مایوس نہ ہو!۔

(۳) مایوس لوگوں کی صحبت کا اثر

مایوسی اور نا امیدی کا ایک سبب مایوس لوگوں کی صحبت بھی ہے، بسااَوقات انسان ایسے لوگوں کی صحبت میں اٹھتا بیٹھتا ہے، جن پر مایوسی اور نا امیدی کا غلبہ ہوتا ہے، ایسے لوگ اللہ کی رحمت اور بخشش کا ذکر کم، اور اس کے غیظ وغضب کا ذکر زیادہ کرتے ہیں، نتیجۃً صحبت اپنا اثر دکھاتی ہے اور انسان مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۴) قبولیتِ دعا میں تاخیر

رفیقانِ ملّت اِسلامیہ! بعض لوگ قبولیتِ دعا میں تاخیر پر بھی مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں، یہ طرزِ عمل کسی طَور پر دُرست نہیں، انسان کو چاہیے کہ صبر کا دامن تھامے رحمتِ الٰہی سے پُرامید رہے، اور قبولیتِ دعا میں جلد بازی نہ کرے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

«يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي!»[1] "تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک قبولیت میں جلدی نہ کرو، یہ نہ کہو کہ میں نے دعا کی تھی مگر قبول نہیں ہوئی!"۔

(۵) دنیاوی آسائش وآرام میں حد درجہ رغبت

حضراتِ گرامی قدر! بعض لوگ دُنیاوی آسائش وآرام میں حد درجہ رغبت کا مُظاہرہ کرتے ہیں، دُنیاوی مال ودَولت اور اسبابِ تعیُّش سے انہیں بہت لگاؤ رہتا ہے، سکون، اطمینان اور راحت طلبی ان کی اوّلین ترجیح ہوتی ہے، ایسے لوگ راحت میں اِتراتے ہیں، اور مصیبت کے وقت بہت جلد نااُمید ہو جاتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَاؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ﴾[2] "جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو اُس پر خوش ہو جاتے ہیں، اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے بدلہ اس کا جو اُن کے ہاتھوں نے بھیجا، جبھی وہ (رحمتِ الٰہی سے) نااُمید ہو جاتے ہیں"۔ "اور یہ بات مؤمن کی شان کے خلاف ہے؛ کیونکہ مؤمن کا حال یہ ہے کہ جب اسے نعمت ملتی ہے تو شکر گزاری کرتا ہے، اور جب سختی ہوتی ہے تو اللہ تعالی کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے"[3]۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الدعوات، ر: ٦٣٤٠، صـ١١٠٢.

(۲) پ ۲۱، الروم: ٣٦.

(۳) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۱، الروم، زیرِ آیت:۳۶، صـ۷۵۴۔

مایوسی کا علاج

برادرانِ اسلام! مایوسی اور نااُمیدی سے چھٹکارہ پانے کے لیے ضروری ہے، کہ بندہ گناہوں سے اجتناب کرے، اور اللہ ربّ العالمین سے حُسنِ ظن رکھے، اُس کی صفاتِ رحمت کو یاد کرے، اور اُس سے بخشش ومغفرت کی امید رکھے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «يَقُولُ الله تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعاً، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعاً تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعاً، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً»[1] "اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر (فرشتوں کی) مجلس میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے، تو میری رحمت اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتی ہے، اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میری رحمت دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس سے قریب ہوجاتی ہے، اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف دَوڑ کر آتی ہے"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب التوحيد، ر: ٧٤٠٥، صـ١٢٧٣، ١٢٧٤.

بخشش و مغفرت کا ذریعہ

حضراتِ محترم! مایوسی اور ناامیدی سے نَجات پانے کے لیے یہ بھی ضروری ہے، کہ بندہ ہر حال میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرے، اور مصیبت کے وقت صبر وتحمل کا مظاہرہ کرے؛ کہ ایسا کرنا بخشش ومغفرت کا ذریعہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَىِٕنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَیَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ وَ لَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَیَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّیِّاٰتُ عَنِّیْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ﴾[1] "اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں پھر اس سے چھین لیں، ضرور وہ بڑا نااُمید ناشکرا ہے، اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد جو اُسے پہنچی، تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دُور ہوئیں، یقیناً وہ خوش ہونے والا بڑائی مارنے والا ہے، مگر جنہوں نے صبر کیا اور اچھے کام کیے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے!"۔

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں

جانِ برادر! جو شخص کسی مصیبت یا مشکل کا شکار ہو، اُسے چاہیے کہ اس سے نَجات پانے کے لیے مُعاون ذرائع اختیار کرے، اگر بیمار ہے تو طبیب سے علاج کرائے، بے روزگار ہے تو اچھا روزگار تلاش کرے، اگر کوئی عزیز گمشدہ ہو تو اسے تلاش کرے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَ اَخِیْهِ وَ لَا تَایْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾[2]

---

(۱) پ ۱۲، ہُود: ۹-۱۱.

(۲) پ ۱۳، یوسف: ۸۷.

"اے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ، اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، یقیناً اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ"۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی وُسعتِ رحمت سے ہمیشہ پُرامید رہے، اس پر کامل یقین وایمان رکھے، کبھی ناامید نہ ہو، اللہ ربّ العالمین کی صفتِ رحمت کو یاد کرکے اس سے رحم وکرم کا سُوال کرے، اس سے بخشش و مغفرت چاہے، ہمیشہ اس کے بارے میں اچھا گمان رکھے، گناہوں سے اجتناب کر کے حُسنِ خاتمہ کی امید رکھے، شریعتِ مطہَّرہ کے اَحکام کی پابندی کرے، نیک کاموں کی کثرت کرے، مصیبت کے وقت اُمید کا دامن ہرگز نہ چھوڑے، اور دعا کے ساتھ ساتھ مُعاون ذرائع بھی اختیار کرے۔

دعا

اے اللہ ! ہمیں اپنی بے پایاں رحمت سے وافر حصہ عطا فرما، صبر وتحمل کی دَولت عطا فرما، مایوسی اور نااُمیدی سے بچا، مایوس لوگوں کی صحبت سے بچا، اپنی رحمت سے ہمیشہ پُرامید رہنے کی توفیق عطا فرما، دُنیاوی راحت وآرام میں حددرجہ رغبت سے بچا، اور ہماری بخشش و مغفرت فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں

کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.